معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

دین میں آسانی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:[1] قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَدْيَانِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ”الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ“.[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ دین کون سا ہے؟[1] آپ نے فرمایا: جو سب سے یک سو ہو کر صرف اللہ کے لیے ہو اور جس میں وسعت ہو۔[2]

۱۔ اللہ کا دین تو ایک ہی ہے، لہٰذا دین سے مراد یہاں اُس کی وہ صورتیں ہیں جو لوگوں نے اپنی تعبیرات کے لحاظ سے پیدا کر لی ہیں، جیسے یہودیت اور نصرانیت وغیرہ۔

۲۔ یہ اسلام کی تعریف ہے، جس طرح کہ خدا کے پیغمبروں نے اُسے پیش کیا ہے۔ چنانچہ قرآن سے اُس کی جو صورت سامنے آتی ہے، اُس میں زمین و آسمان کے پروردگار کے لیے وہی یک سوئی اور علم و عمل کے لحاظ سے وہی وسعت ہے جس کا ذکر روایت میں ہوا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۱۰۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ یہی مضمون ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ مسند احمد کے علاوہ اِس کے مراجع یہ ہیں: مسند عبد بن حمید، رقم ۵۶۹۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۲۸۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۱۵۷۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی اِس مضمون کی روایتیں المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۷۹۴ اور مسند شہاب، رقم ۹۷۷ میں دیکھ لی جا سکتی ہیں۔

۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ایک دوسرے موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا: 'إِنَّ دِیْنَ اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ السَّمْحَةُ'، ''اللہ کا دین وہ ہے جس میں صرف اللہ کے لیے یک سوئی ہوتی ہے اور جس میں وسعت ہے''۔ دیکھیے: المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۷۹۴۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

—— ۲ ——

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ[1] إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَأَبْشِرُوْا، وَيَسِّرُوْا، وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ،[2] وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ''.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس میں شبہ نہیں کہ دین آسان ہے، اِس میں شدت اختیار کر کے جو شخص بھی اِسے پچھاڑنے کی کوشش کرے گا،[1] یہ اُس کو عاجز کر دے گا۔ سو راہ راست کی رہنمائی کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور لوگوں کو بشارت دو اور اُن کے لیے آسانی پیدا کرو اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں اللہ سے مدد مانگتے رہو۔[2]

۱۔ یعنی عبادات میں غلو اختیار کرے گا اور اِس باب میں دین کے تقاضے خود دین کے مقرر کردہ حدود سے بڑھ کر پورے کرنے کی کوشش کرے گا، جیسے رات بھر نفل پڑھنا یا ہمیشہ روزہ رکھنا یا دنیا کے سب کام چھوڑ کر رہبانیت اختیار

کر لینا وغیرہ۔

۲۔ اِس لیے مدد مانگتے رہو کہ وہ تمھیں راہ راست پر رکھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۳۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ سنن نسائی کے علاوہ اِس کے مصادر یہ ہیں: صحیح بخاری، رقم ۳۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۵۱۔ مسند شہاب، رقم ۹۷۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۷۴۱۔

۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۵۱ میں یہاں 'وَالرَّوْحَةِ' کے بجائے 'وَالرَّوَاحِ' کا لفظ روایت ہوا ہے۔ معنی کے لحاظ سے دونوں مترادف ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۳

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[۱] ''يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوْا[۲] وَلَا تُنَفِّرُوْا''.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، اُنھیں مشکل میں نہ ڈالو اور اُنھیں اطمینان دلاؤ، اُن کو بھگاؤ نہیں۔[۱]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اُن کے سامنے دین کو اِس طرح مشکل بنا کر پیش نہ کرو کہ وہ اُس سے گریز و فرار کے راستے تلاش کرنے لگیں۔ یہ اِس لیے فرمایا کہ ایک ہی چیز بعض اعتبار سے سہل اور بعض اعتبار سے مشکل ہوتی ہے۔ چنانچہ دعوت کی ابتدا میں اگر اُس کے وہی پہلو نمایاں کیے جائیں جو بے گانہ سے بے گانہ لوگوں کے لیے بھی اپنے اندر دل آویزی کا بہت کچھ سامان رکھتے ہیں تو بعد میں توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے طبائع سے بظاہر ناموافق چیزوں کو بھی بتدریج قبول کر لیں گے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند طیالسی، رقم ۲۱۹۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ مسند طیالسی کے علاوہ اِس کے مراجع یہ ہیں: مسند ابن جعد، رقم ۱۴۰۴۔ مسند احمد، رقم ۱۲۳۳۳، ۱۳۱۷۵۔ صحیح بخاری، رقم ۶۹، ۶۱۲۵۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۴۷۳۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۳۴۔ مسند بزار، رقم ۶۳۷۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۸۵۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۱۷۲۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۵۵۴، ۶۵۵۵، ۶۵۵۶، ۶۵۵۷۔ مسند شہاب، رقم ۶۲۴، ۶۲۵۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۶۹ میں یہاں 'وَسَكِّنُوا' ''اور تم لوگوں کو اطمینان دلاؤ'' کے بجائے 'وَبَشِّرُوا' ''اور تم لوگوں کو خوش خبری دو'' کا لفظ نقل ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

—— ۴ ——

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: "بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا".

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ میں سے کسی کو اپنے کسی کام کے حوالے سے کہیں بھیجتے تو فرماتے تھے: تم لوگوں کو خوش خبری دو، اُنھیں بھگاؤ نہیں اور اُن کے لیے آسانی پیدا کرو، اُنھیں مشکل میں نہ ڈالو۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۱۷۳۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔ صحیح مسلم کے علاوہ یہ اِن مراجع میں دیکھی جا سکتی ہے: مسند احمد، رقم ۱۹۵۷۲۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۸۳۵۔

مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۳۱۹۔

— ۵ —

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ،[1] أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ [لَهُمَا]:[2] "[انْطَلِقَا فَادْعُوَا النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ،][3] يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا".[4]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو دونوں سے کہا: تم لوگ جاؤ اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اور (یاد رکھو، اپنی اِس دعوت میں) اُن کے لیے آسانی پیدا کرنا، اُنھیں مشکل میں نہ ڈالنا اور اُنھیں بشارت دینا، اُن کو بھگانا نہیں اور ایک دوسرے کی بات ماننا، آپس میں اختلاف نہ کرنا۔[1]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس سے مراد وہ اختلاف ہے جو ضد م ضدا کی صورت اختیار کر لے اور جس کے نتیجے میں لوگ اجتماعی معاملات کو بھی حق و باطل کا مسئلہ بنا کر کسی نظم کے تحت کام کرنے سے انکار کر دیں۔ اِس طرح کی صورت حال پیدا ہو جائے تو تجربہ یہی ہے کہ تمام کوششیں پھر ایک دوسرے کی نفی ہی میں صرف ہونے لگتی ہیں اور لوگ جس مقصد کے لیے اکٹھے ہوئے تھے، وہ بالکل پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۱۷۳۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ یہ جن مراجع میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۴۹۸۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۵۹۵۹۔ مسند ابن جعد، رقم ۵۳۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۶۴۸۱۔ مسند احمد، رقم ۱۹۶۹۹، ۱۹۷۴۲۔ صحیح بخاری، رقم ۳۰۳۸، ۴۳۴۴، ۶۱۲۴۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۳۳، ۲۰۰۱۔ مسند بزار، رقم ۳۱۱۹، ۳۱۵۱، ۳۱۵۳، ۳۱۸۶۔

مسند رویانی، رقم ۴۹۹۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۵۵۹، ۶۵۶۰، ۶۵۶۱، ۷۹۵۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۳۷۳، ۵۳۷۶۔ المعجم الاوسط، رقم ۴۳۲۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۶۵۹۹، ۱۷۳۶۳، ۱۷۳۷۷، ۲۰۱۵۰۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۹۷۴۲۔

۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۵۶۱۔

۴۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۵۹۵۹ میں اِس جگہ 'وَلَا تَخْتَلِفَا' کے بجاے 'وَلَا تَفْتَرِقَا' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ یہ دونوں ایک ہی مفہوم کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مسند بزار، رقم ۳۱۵۱ میں، البتہ یہاں 'وَلَا تَعَاصَيَا' ''اور تم دونوں آپس میں مخالفت پر نہ اُتر آنا'' کے الفاظ منقول ہیں۔

مسند رویانی، رقم ۴۹۹ میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ اِن الفاظ میں روایت ہوا ہے: 'أَوْصَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَنَا إِلَى الْيَمَنِ أَنَا وَمُعَاذًا نُعَلِّمُهُمُ السُّنَّةَ، قَالَ: وَأَوْصَانَا حِيْنَ أَرَدْنَا نَتَوَجَّهُ قَالَ: "يَسِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا أَوْ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا".'

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجتے ہوئے یہ وصیت فرمائی تھی کہ ہم لوگوں کو سنت کی تعلیم دیں اور روانگی کے موقع پر ہم دونوں کو ہدایات دیتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا: لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنا، اُن کو بھگانا نہیں یا آپ نے فرمایا تھا: لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنا، اُنھیں مشکل میں نہ ڈالنا''۔ بعض طرق، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۵۳۷۳ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد اِس اسلوب میں روایت ہوا ہے: 'بَشِّرَا وَيَسِّرَا، وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا' ''تم دونوں، لوگوں کو خوش خبری دینا اور اُن کے لیے آسانی پیدا کرنا، اُن کو بھگانا نہیں اور آپس میں موافقت سے رہنا''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۔۔۔ ۶ ۔۔۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:[1] دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ[2] الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، قَالَ: فَقَامَ فَصَلَّى [رَكْعَتَيْنِ]،[3] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا،[4] فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، [فَضَحِكَ،][5] فَقَالَ: "لَقَدْ تَحَجَّرْتَ[6] وَاسِعًا"، فَمَا

لَبِثَ أَنْ بَالَ فِيْ [نَاحِيَةِ][7] الْمَسْجِدِ،[8] فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ،[9] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: [''دَعُوْهُ]،[10] أَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ، أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ''[11] [فَأُهْرِيْقَ عَلَيْهِ]،[12] ثُمَّ قَالَ: ''إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ''، [وَعَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''عَلِّمُوْا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا'']۔[13] [فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ فَقِهَ فِي الْإِسْلَامِ: فَقَامَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، [بِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ،][14] فَلَمْ يُؤَنِّبْنِيْ، وَلَمْ يَسُبَّنِيْ، وَقَالَ: ''إِنَّمَا بُنِيَ هٰذَا الْمَسْجِدُ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ، وَإِنَّهُ لَا يُبَالُ فِيْهِ''].[15]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ وہ کھڑا ہوا اور اُس نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوا تو دعا کرنے لگا کہ پروردگار، مجھ پر رحم کر اور محمد پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے، پھر فرمایا: تم نے وسعتوں کو تنگ نا ے بنا دیا۔ پھر زیادہ دیر نہیں گزری کہ اُس نے مسجد ہی میں ایک طرف جا کر پیشاب کر دیا۔ لوگ یہ دیکھ کر اُس کی طرف لپکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس کو چھوڑ دو اور اُس جگہ پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ چنانچہ پانی بہا دیا گیا۔ اِس کے بعد آپ نے فرمایا: تم آسانی پیدا کرنے کے لیے اُٹھائے گئے ہو، لوگوں کو مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں اُٹھائے گئے۔ ابوہریرہ ہی سے ایک روایت میں بیان ہوا ہے کہ اِس موقع پر آپ نے فرمایا: لوگوں کو سکھاؤ اور اُن کے لیے آسانی پیدا کرو، اُنھیں مشکل میں نہ ڈالو۔ یہی دیہاتی جب اسلام لانے کے بعد سمجھ بوجھ والا ہو گیا تو اِس نے خود بیان کیا کہ مجھ سے یہ حرکت سرزد ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ——— میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ——— میرے پاس آ کر کھڑے ہوئے، لیکن نہ مجھ کو جھڑکا، نہ برا بھلا کہا۔ بلکہ فرمایا: یہ مسجد خدا کی یاد اور اُس

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

کی نماز کے لیے بنائی گئی ہے، اِس میں پیشاب نہیں کیا کرتے۔[1]

۱۔ سبحان اللہ، کیا حلم، بردباری، محبت، شفقت اور عفو و درگذر ہے جس کی تعلیم خدا کے پیغمبر نے اپنے اِس رویے سے اپنے ماننے والوں کو دی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند حمیدی، رقم ۹۶۷ سے لیا گیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ واقعہ الفاظ و اسلوب اور اجمال و تفصیل کے فرق کے ساتھ انس بن مالک، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہوا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسند حمیدی کے علاوہ یہ جن مراجع میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مسند شافعی، رقم ۲۲۔ مسند احمد، رقم ۷۲۵۵، ۷۷۹۹، ۷۸۰۰، ۱۰۵۳۳۔ صحیح بخاری، رقم ۲۲۰، ۶۱۲۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۵۲۹۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۸۰۔ سنن ترمذی، رقم ۱۴۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۶، ۳۳۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۸۷۶۔ منتقی ابن جارود، رقم ۱۴۱۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۹۷، ۲۹۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۹۸۵، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۲۴۰۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۵۰۵۵۔ مسند شامیین، رقم ۱۷۵۵، ۳۱۱۹۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے طریق سے اِس واقعے کے مصادر یہ ہیں: مسند شافعی، رقم ۲۱۔ مسند حمیدی، رقم ۱۲۳۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۰۳۰۔ مسند احمد، رقم ۱۲۰۸۲، ۱۲۱۳۲، ۱۲۷۰۹، ۱۲۹۸۴، ۱۳۳۶۸۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۳۸۱۔ سنن دارمی، رقم ۷۶۷۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۹، ۲۲۱، ۶۰۲۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۴، ۲۸۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۵۲۸۔ مسند بزار، رقم ۶۲۰۱، ۶۴۲۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۳۲۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۱، ۵۲، ۵۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۴۶۷، ۳۶۵۲، ۳۶۵۴۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۹۳، ۲۹۶۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۴۰۱۔ المعجم الاوسط، رقم ۴۹۴۷، ۵۸۰۹۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۱۴۲، ۴۲۳۴، ۴۲۳۵، ۴۲۳۷، ۴۲۳۸، ۲۰۲۶۴۔ معرفۃ السنن والآثار، رقم ۵۰۵۹۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۵۵۷ اور المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۱۵۵۲ میں دیکھ لیا جا

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سکتا ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اِس واقعے سے متعلق جو کچھ منقول ہے، اُس کے مراجع یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۶۵۹۰، ۶۸۴۹، ۷۰۵۹۔ الادب المفرد، رقم ۶۲۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۹۸۶۔

۲۔ یہ دیہاتی شخص کون تھا؟ اِس کی تعیین میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ذوالخُویصرہ یمانی رضی اللہ عنہ تھے۔ دوسری رائے کے مطابق یہ اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ تھے، جب کہ تیسرے موقف کے مطابق یہ عُیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ تھے۔ دیکھیے :الشوكاني، محمد بن علي، اليمني. نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار. تحقيق: عصام الدين الصبابطي. (دار الحديث: مصر، ط ۱، ۱۴۱۳هـ/ ۱۹۹۳م)، ج ۱، ص ۶۰۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۷۲۵۵۔

۴۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۰۵۳۳ میں اِس بدو کی دعا کے یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَلَا تَغْفِرْ لِأَحَدٍ مَعَنَا' ''اے اللہ، میری اور محمد کی مغفرت فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور کی مغفرت نہ کرنا''۔

۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۵۲۹۔

۶۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۹۸۵ میں یہاں 'تَحَجَّرْتَ' کے بجاے 'احْتَظَرْتَ' کا لفظ روایت ہوا ہے۔ معنی کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۷۔ مسند شافعی، رقم ۲۲۔

۸۔ بعض روایتوں مثلاً مسند احمد، رقم ۱۰۵۳۳ میں یہاں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'ثُمَّ وَلّٰى حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَشَجَ يَبُوْلُ' ''پھر وہ پلٹا، یہاں تک کہ مسجد کے ایک کونے میں جا کر اُس نے پیشاب کے لیے اپنی ٹانگیں کھول دیں''۔ صحیح ابن حبان، رقم ۹۸۵ میں ہے: 'فَحَّجَ لِيَبُوْلَ' ''پیشاب کرنے کے لیے اُس نے اپنی ٹانگیں پھیلا لیں''۔

۹۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۷۷۹۹ میں یہاں 'فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ' ''تو لوگوں نے اُس کو پکڑ لیا'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۶۱۲۸ میں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوْا بِهِ' ''تو لوگ اُس کی طرف دوڑے کہ اُس کو جھپٹ لیں''۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۹۷ میں یہ الفاظ ہیں: 'فَثَارَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَمْنَعُوْهُ' ''چنانچہ لوگ اُس کی طرف دوڑ پڑے کہ اُس کو روک دیں''۔ جب کہ بعض روایات، مثلاً السنن الکبریٰ،

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

بیہقی، رقم ۴۲۴۰ میں اِس جگہ یہ الفاظ منقول ہیں: 'فَعَجِلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَنَهَاهُمْ عَنْهُ'' لوگ فوراً اُس کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں روکا کہ وہ اُس کے ساتھ کوئی معاملہ کریں'۔

۱۰۔ صحیح بخاری، رقم ۶۱۲۸۔

۱۱۔ مسند احمد، رقم ۹۹۷۷ میں یہاں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'دَعُوْهُ، فَأَهْرِيقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلَ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ'' اِس کو چھوڑ دو، بس اِس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہادو'۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۸۰ میں یہ الفاظ ہیں: 'صُبُّوْا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ قَالَ: ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ'۔ الفاظ میں معمولی فرق کے باوجود معنی کے لحاظ سے ایک ہی مفہوم ہے جو اِن متون میں بیان ہوا ہے۔

۱۲۔ مسند شافعی، رقم ۲۲۔

۱۳۔ مسند شافعی، رقم ۲۲۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۹۸ کے ایک طریق کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس موقع پر یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے: 'إِنَّ فِيْ دِيْنِكُمْ يُسْرًا'' بلاشبہ، تمھارے دین میں آسانی ہے'۔

۱۴۔ مسند احمد، رقم ۱۰۵۳۳۔

۱۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۹۸۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ پورا واقعہ صحیح مسلم، رقم ۲۸۵ میں بایں الفاظ بیان ہوا ہے: 'بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ مَهْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ" فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ"، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: "إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ، وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ" أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ'۔

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اِس اثنا میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ کے ساتھیوں نے یہ دیکھا تو اُس کو آواز دی: رک جاؤ، رک جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس کو چھوڑ دو، درمیان میں مت روکو۔ چنانچہ لوگوں نے اُسے چھوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بلایا اور فرمایا: یہ مسجدیں اِس طرح پیشاب کرنے اور گندگی پھیلانے کے لیے ہرگز موزوں نہیں ہیں۔ یہ خدا کی یاد، اُس کی نماز اور قرآن پڑھنے

کے لیے خاص ہیں یا پھر اسی طرح کی کوئی بات آپ نے اُس موقع پر فرمائی۔ کہتے ہیں کہ اِس کے بعد آپ نے لوگوں میں سے ایک شخص کو حکم دیا تو وہ پانی کا ایک ڈول لے کر آیا اور اُسے اُس جگہ پر بہا دیا''۔

—— ۷ ——

عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ، قَالَ: [۱] أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى سُدَّةِ الْمَسْجِدِ[۲] فَإِذَا رَجُلٌ [يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ،][۳] يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، وَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، فَقَالَ لِيْ: ''مَنْ هٰذَا؟''[۴] فَقُلْتُ: هٰذَا فُلَانٌ فَجَعَلْتُ أُطْرِيْهِ، وَأَقُوْلُ: هٰذَا هٰذَا،[۵] [وَهٰذَا مِنْ أَحْسَنِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، أَوْ قَالَ: أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ صَلٰوةً،][۶] فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''[أَمْسِكْ][۷] لَا تُسْمِعْهُ فَتُهْلِكَهُ''، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةٍ،[۸] ثُمَّ أَرْسَلَ يَدَهُ مِنْ يَدِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''[إِنَّ][۹] خَيْرَ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ''[۱۰] قَالَهَا ثَلَاثًا. وَعَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: [''إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَضِيَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ الْيُسْرَ، وَكَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ''، قَالَهَا ثَلَاثًا].[۱۱]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مِحجن بن اَدرَع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، یہاں تک کہ ہم مسجد کے دروازے تک آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع پر رکوع اور سجدے پر سجدہ کیے جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ فلاں ہے اور اُس کی حد سے زیادہ تعریف کرنا شروع کی۔ میں نے کہا: یہ تو یہ ہے اور یہ مدینہ کے لوگوں میں سب سے اچھی یا کہا کہ سب سے زیادہ نماز کا اہتمام کرنے والوں میں سے ہے۔ اِس پر آپ نے مجھے ٹوکا اور فرمایا: رکو، اُس کو مت سناؤ، ورنہ اُسے ہلاکت میں ڈال دو گے۔ پھر مجھے لے کر آگے بڑھے، یہاں تک کہ (مسجد کے حجروں میں سے) ایک حجرے کے دروازے

تک پہنچے، اِس کے بعد میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور اللہ کے رسول نے فرمایا: تمھارا بہترین دین وہی ہے جو آسان تر ہو۔[2] آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ اِنھی مِحْجَن بن اَدرَع سے مروی ہے کہ آپ نے اِس موقع پر فرمایا: اللہ نے اِس اُمت کے لیے آسانی کو پسند فرمایا اور مشکل کو ناپسند کیا ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

۱۔ اِس لیے کہ انسان انسان ہی ہے۔ اِس طرح کی مبالغہ آمیز تعریفیں بعض اوقات اُس میں ایسا کبر پیدا کر دیتی ہیں کہ وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا اور اِس طرح بندگی کے احساس ہی سے محروم ہو جاتا ہے۔

۲۔ دین سے مراد یہاں دینی رویہ ہے جو کوئی شخص دین کو سمجھ کر اُس پر عمل کے لیے اختیار کرتا ہے۔

متن کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ اِس روایت کا متن مسند طیالسی، رقم ۱۳۹۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ اِنھی مِحْجَن بن اَدرع رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ اسلوب کے کچھ فرق کے ساتھ جن مراجع میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۵۹۶۔ مسند احمد، رقم ۱۸۹۷۶، ۱۸۹۷۷، ۲۰۳۴۷، ۲۰۳۴۸، ۲۰۳۴۹۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۳۴۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۷۳ میں یہی واقعہ کچھ فرق کے ساتھ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں بھی منقول ہے۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۴۷ میں یہاں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَابِ الْمَسْجِدِ' ''پھر ہم آگے بڑھے، یہاں تک کہ جب ہم مسجد کے دروازے کے پاس پہنچے''۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۴۹۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۴۷ میں یہاں یہ الفاظ منقول ہیں: 'قَالَ: 'أَتَقُولُهُ صَادِقًا'؟ '' ''آپ نے فرمایا: کیا تمھارے خیال میں یہ سچا آدمی ہے؟''۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۱۸۹۷۶ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: 'فَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ خَيْرًا' ''تو میں نے اُس کی خوب تعریف کی''۔

۶۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۴۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۰۷ میں یہاں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'وَهٰذَا أَعْبَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ' ''اور یہ مدینہ کے لوگوں میں سب سے بڑھ کر عبادت گزار ہے''۔

۷۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۳۴۱۔ مسند احمد، رقم ۱۸۹۷۶ میں یہاں 'أَمْسِكْ' ''رکو'' کے بجائے 'اُسْكُتْ' ''خاموش ہو جاؤ'' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ جب کہ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۰۷ میں یہاں 'اتَّقِ' ''احتیاط کرو'' کا لفظ ہے۔

۸۔ مسند احمد، رقم ۱۸۹۷۶ میں اِس جگہ یہ الفاظ منقول ہیں: 'ثُمَّ أَتٰى حُجْرَةَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ' ''پھر آپ اپنی بیویوں میں سے ایک بیوی کے حجرے کے پاس پہنچے''، جب کہ مسند احمد، رقم ۲۰۳۴۹ میں اِس کے بجائے یہ الفاظ ہیں: 'حَتّٰى إِذَا كُنَّا عِنْدَ حُجَرِهِ' ''یہاں تک کہ جب ہم آپ کے حجروں کے پاس پہنچے''۔

۹۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۴۹۔

۱۰۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۱۰۶۶ اور مسند شہاب، رقم ۱۲۲۵ میں سیدنا انس بن مالک سے بھی نقل ہوئے ہیں، لیکن وہاں اِن کا پس منظر مذکور نہیں ہے۔ مسند احمد، رقم ۱۵۹۳۶ میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کسی بدو سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ یہ کلمات دہراتے ہوئے سنا: 'إِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ، إِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ' ''تمھارا بہترین دین وہی ہے جو آسان تر ہو، تمھارا بہترین دین وہی ہے جو آسان تر ہو''۔

۱۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۰۷۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۴۷ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: 'إِنَّكُمْ أُمَّةٌ أُرِيْدَ بِكُمُ الْيُسْرُ' ''تم ایک ایسی امت ہو جس کے ساتھ آسانی کا ارادہ کیا گیا ہے''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

المصادر والمراجع

ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن الجارود، أبو محمد عبد الله النيسابوري. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م). المنتقى من السنن المسندة. ط١. تحقيق: عبد الله عمر البارودي. بيروت: مؤسسة الكتاب الثقافية.

ابن الجَعْد، علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي (١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م). **مسند ابن الجعد**. ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دارالمعرفة.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن خزيمة، أبو بكر محمد بن إسحاق، النيسابوري. (د.ت). **صحيح ابن خزيمة**. د.ط. تحقيق: د. محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله القرطبي. (١٤١٢هـ/ ١٩٩٢م). **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**. ط١. تحقيق: علي محمد البجاوي. بيروت: دار الجيل.

ابن ماجه، أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو داؤد، سليمان بن الأشعث، السِّجِسْتاني. (د.ت). **سنن أبي داؤد**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة، الإسفراييني، يعقوب بن إسحاق النيسابوري. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **مستخرج أبي عوانة**. ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو يعلى، أحمد بن علي، التميمي، الموصلي. **مسند أبي يعلى**. ط١. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م).

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تحقیق: حسین سلیم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد اللّٰه، الشیباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند.** ط١. تحقیق: شعیب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بیروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري، محمد بن إسماعیل، أبو عبداللّٰه الجعفي. (١٤٠٩هـ/ ١٩٨٩م). **الأدب المفرد.** تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقي. بیروت: دار البشائر الإسلامیة.

البخاري، محمد بن إسماعیل، أبو عبداللّٰه الجعفي.(١٤٢٢هـ). **الجامع الصحیح.** ط١. تحقیق: محمد زهیر بن ناصر الناصر. بیروت: دار طوق النجاة.

البزار، أبو بکر أحمد بن عمرو العتکي. (٢٠٠٩م). **مسند البزار.** ط١. تحقیق: محفوظ الرحمٰن زین اللّٰه، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدینة المنورة: مکتبة العلوم والحکم.

البیهقي، أبو بکر، أحمد بن الحسین الخراساني. (١٤١٠هـ/١٩٨٩م). **السنن الصغرٰی.** ط١. تحقیق: عبد المعطي أمین قلعجي. کراتشي: جامعة الدراسات الإسلامیة.

البیهقي، أبو بکر، أحمد بن الحسین الخراساني. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م). **السنن الکبرٰی.** ط٣. تحقیق: محمد عبد القادر عطاء. بیروت: دار الکتب العلمیة.

البیهقي، أبو بکر، أحمد بن الحسین الخراساني. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار.** ط١. تحقیق: عبد المعطي أمین قلعجي. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي، أبو عیسٰی، محمد بن عیسٰی. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **سنن الترمذي.** ط٢. تحقیق و تعلیق: أحمد محمد شاکر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهیم عطوة عوض. مصر: شرکة مکتبة و مطبعة مصطفٰی البابي الحلبي.

الحمیدي، أبو بکر عبد اللّٰه بن الزبیر بن عیسٰی القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **مسند الحمیدي.** ط١. تحقیق وتخریج: حسن سلیم أسد الدَّارَانيّ. دمشق: دار السقا.

الدارمي، أبو محمد عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن، التمیمي. (١٤١٢هـ/٢٠٠٠م). **سنن الدارمي.** ط١. تحقیق: حسین سلیم أسد الداراني. الریاض: دار المغني للنشر والتوزیع.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

الذهبي، شمس الدين أبو عبد اللّٰہ محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين.** ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰہ محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء.** ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰہ محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة.** ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

الرُّوياني، أبو بكر محمد بن هارون. (١٤١٦هـ). **المسند.** ط١. تحقيق: أيمن علي أبو يماني. القاهرة: مؤسسة قرطبة.

السيوطي، جلال الدين، عبد الرحمن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشافعي، محمد بن إدريس، أبو عبد اللّٰہ، القرشي، المكي. (١٣٧٠هـ/ ١٩٥١م). **مسند الإمام الشافعي.** د.ط. بيروت: دار الكتب العلمية.

الشوكاني، محمد بن علي، اليمني. (١٤١٣هـ/ ١٩٩٣م). **نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار.** ط١. تحقيق: عصام الدين الصبابطي. دار الحديث: مصر.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٤م). **مسند الشاميين.** ط١. تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط.** د.ط. تحقيق: طارق بن عوض اللّٰہ بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **المعجم الصغير.**

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ط١. تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير. بيروت: المكتب الإسلامي.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير.** ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطيالسي، أبو داؤد سليمان بن داؤد البصري. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **مسند أبي داؤد الطيالسي.** ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي، أبو محمد. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد.** ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

عبد الرزاق بن همام، أبو بكر، الحميري، الصنعاني. (١٤٠٣هـ). **المصنف.** ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. الهند: المجلس العلمي.

القضاعي، أبو عبد اللّٰه محمد بن سلامة بن جعفر. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٦م). **مسند الشهاب.** ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم بن الحجاج، النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح.** د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى.** ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرٰى.** ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي، يحيٰى بن شرف، أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج.** ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com